ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت بی بی سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہنسی کا ایک حوالہ عہد نامہ قدیم سے بھی دیا گیا ہے۔

کتاب کا اصل موضوع رسول اکرم ﷺ کا دلکش انداز تبسم ہے یہ بات تو محقق اور متفق علیہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ زندگی بھر کبھی بلند آواز سے قہقہہ لگا کر نہیں ہنسے مگر جب بھی ہنسے تو وہ تبسم تھا یا مسکراہٹ تھی، شرح شمائل میں اس کی عقدہ کشائی یوں کی گئی ہے کہ جب چہرے پر بشاشت کے آثار ہوں، دانت واضح نمودار ہوں اور آواز دور تک سنائی دے تو یہ قہقہہ کہلائے گا اگر آواز صرف قریب والے سن سکیں تو یہ ہنسی ہے، اگر صرف لبوں سے اظہار بشاشت ہو اور آواز نہ تو یہ مسکراہٹ یعنی تبسم ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا کبھی کبھی ہنسنا اگرچہ ثابت ہے لیکن آپ ﷺ کا معمول ہمیشہ مسکرانا رہا، اور یہی انداز حسن تبسم اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔

بہر حال مولانا محمد ابراہیم فیضی نے کم و بیش ایک سو بیس احادیث و روایات کے پھولوں سے ایسا گلدستہ سجایا ہے جس میں کسی نہ کسی حوالے سے حضور اکرم ﷺ کے تبسم کی خوشبو موجود ہے اور وہ الفاظ بھی من و عن نقل فرما دیے ہیں جن پر آپ نے تبسم فرمایا چاہے وہ الفاظ آپ نے خود ادا فرمائے ہوں یا کسی اور کے الفاظ سن کر مسکرائے ہوں یہ کتاب عاشقان رسول کے لئے ایک گرانقدر تحفہ ہے، جو کہ بہترین و اعلیٰ کاغذ پر چھاپی گئی ہے، ٹائٹل چار رنگوں میں بہت ہی خوبصورت ڈیزائن کیا گیا ہے قارئین اپنی لائبریری کی زینت میں اس کتاب سے ضرور اضافہ فرمائیں اور زیر طبع دوسری جلد کا انتظار فرمائیں۔

نام کتاب: تفہیم المسائل حصہ دوم
مصنف: پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
صفحات: ۳۴۴، قیمت: ۲۱۰ روپے
ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ کراچی
تبصرہ نگار: اعظم سعیدی

تفہیم المسائل، مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے چیئرمین مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمٰن کے فتووں کا دوسرا مجموعہ ہے۔ جو کہ سوال جواب پر مشتمل ہے اور اس میں کم و بیش ۲۶۷ مسائل کے جامع جوابات ہیں۔ اس حصہ کے مطالعہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سوالات کرنے والوں نے بہت ہی کم سوالات ایسے پوچھے ہیں جو دیگر دارالافتاؤں سے دریافت کیے جاتے ہیں۔ جبکہ مفتی صاحب سے وہ سوالات دریافت کیے گئے ہیں جنکی بنیاد جدید تحقیقات پر استوار ہے جیسے کتاب العقائد میں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت تخلیق کا سوال ہے، مفتی صاحب نے بہت عمدہ اور کئی صفحات پر مشتمل مفصل

جواب لکھا ہے جو کہ اسلامی فرکس کا شاہکار ہے، اسی طرح تخلیق ارض و سماء سے پہلے عرش کہاں تھا؟ انبیاء کرام کی تعداد؟ مسلکی اختلاف سے ذہنی اضطراب؟ وغیرہ جیسے سوالات کے شافی جوابات تحریر کیے گئے ہیں جو ذہنوں کو اپیل کرتے ہیں، اسی طرح کتاب الطہارت میں جلد سے جڑے ہوئے مصنوعی بالوں کی طہارت بارے سوال عہد حاضر کا اہم ترین مسئلہ ہے کیونکہ برہنہ سر پر بالوں کی پیوند کاری کا رواج عام ہو رہا ہے۔

علاوہ ازیں کتاب الصلوٰۃ میں ایک سوال ہے کہ کیا بکثرت قضا نمازوں کی ادائیگی کے لیے سنت مؤکدہ چھوڑ سکتے ہیں؟ مفتی صاحب نے ۸ صفحات پر محیط جواب میں اسکے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اسکی تشہیر ہونی چاہیے۔ اسی باب میں اسی سے ملتا جلتا ایک جواب یہ بھی ہے کہ نوافل تہجد کی جگہ فرض قضا نماز پڑھنا اولیٰ ہے۔ اسلیے کہ مقروض آدمی کو قرض ادا کرنے کے بجائے خیرات بانٹنا مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح صلوٰۃ التسبیح تداعی کے ساتھ سال میں ایک دو مرتبہ پڑھنا جائز ہے اور اس پر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی کے فتاویٰ رضویہ سے ایک عبارت بطور استشہاد بھی پیش فرمائی ہے۔ آجکل کراچی میں مختلف مقامات پر تداعی کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح باجماعت پڑھائی جارہی ہے خاص طور پر لیلۃ النصف من شعبان اور شب قدر میں اسلیے یہ فتویٰ عوام الناس کی ضرورت ہے۔۔۔ اسی باب میں بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنے اور حجر اسود کو بوسہ دینے پر صیہونیوں (یہودیوں) کے اعتراض کا مدلل جواب بھی دیا گیا ہے۔

اسی طرح کتاب الزکوٰۃ میں سال گذرنے کا مفہوم، صنعت کاروں کی تخفیض، تشخیص زکوٰۃ اور واجب الاداقرض، طویل میعادی اور قلیل میعادی قرض، پراپرٹی کی اقسام اور ان پر زکوٰۃ کا حکم، پھنسا ہوا قرض، کمیونٹیز اور برادریوں کے رفاہی فنڈ وغیرہ ایسے مسائل پر عمیق نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے اور مفصل و مدلل جواب تحریر کرکے مذکورہ مسائل سے متعلق لوگوں کی ذہنی الجھن کو رفع کیا گیا ہے، اسی طرح کتاب الصوم میں، (روزے کی حالت میں سرمہ لگانا اور کان میں تیل ڈالنا) قدیم فقہا کا فتویٰ جدید علمی تحقیقات کی روشنی میں برعکس ہوگیا مگر عوام پہلے فتویٰ پر عمل کر رہے ہیں جو کہ غلط ہے، مفتی صاحب کی تحقیق کے مطابق آنکھ میں دوا کے قطرے ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی باب میں حالت روزہ میں ان ہیلر کا استعمال، لپ اسٹک کا استعمال، اگربتی سلگا کر سونگھنا، جیسے روزمرہ پیش آمدہ مسائل کے جوابات بھی موجود ہیں، اسی طرح کیا ایک ڈاکٹر صاحبہ حالت روزہ میں بچے کی پیدائش کے لیے آپریشن کر سکتی ہے۔؟ تو اسکے جواز میں مدلل جواب موجود ہے۔

اسی طرح اسی مذکورہ جواب میں رویت ہلال پر تفصیلی فتویٰ موجود ہے جس میں قرآن وحدیث، فقہا کی آراء اور علم فلکیات کی روشنی میں چاند کی عمر اور تولید وطلوع پر بعض ممالک کے کیلنڈر کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے اور خاص طور پر یورپی ممالک میں مقیم مسلمانوں کی مشکل کو آسان کر دیا گیا ہے، علاوہ ازیں اسی حصہ میں ایک سوال کے جواب میں بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی تحقیق بھی منفردانہ ہے ایک ہفت روزہ کے مفتی شریف نے ۷۸۶ کے عدد کو ہندوؤں کے بھگوان ہری کرشنا کے نام کے حروف کا مجموعہ قرار دیا تھا جس پر مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے تفصیلی بحث کر کے اسے غلط ثابت کیا ہے اور اسلاف علماء وفقہاء کی تائیدات سے اپنے جواب کو مزین فرمایا ہے چھ صفحات پر محیط یہ بحث لائق مطالعہ ہے۔ بہر حال تفہیم المسائل کے دونوں حصے عام کتب فتاویٰ سے منفرد ہیں اور تقریباً ہر مکتب فکر کے لیے قابل قبول ہیں نیز جدید علوم سے وابستہ حضرات کے لیے بھی اسلامی نقطۂ نظر سے وافر رہنمائی کا مواد موجود ہے۔

نام کتاب: آپ ﷺ فرما دیجیے
مصنف: ڈاکٹر اطہر محمد اشرف
صفحات: ۳۲۰ سن اشاعت: ندارد
ناشر: سندس انٹرپرائزز کراچی
تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو لسان محمدی سے ادا ہو کر ہم تک پہنچا ہے قرآن قوانین واحکام کا مجموعہ اور مکمل دستور حیات ہے حسن اخلاق، حسن معاشرت، عبادات و معاملات کی تعلیمات کا حسین مرقع ہے، وکل فی کتاب مبین کا دعویدار ہے زندگی کے اسرار ورموز اور زندگی گزارنے کے اصول بتانے والی کتاب مجید ہے، اسی لیے مسلمان اسے حرز جاں بنائے ہوئے ہیں اور ایک ایک لفظ کے حقائق تک رسائی کی کوششیں کر رہے ہیں یعنی مختلف زاویوں سے قرآن مجید پر تفسیری وتحقیقی کام ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے مگر ہر محقق آخر کار یہی کہتا ہے کہ یہ حرف آغاز ہے۔ مذکورہ کتاب (آپ ﷺ فرما دیجیے) بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو ڈاکٹر اطہر محمد اشرف نے مرتب فرمائی ہے۔ اگرچہ اس زاویہ سے پہلے بھی کچھ کام ہوا ہے جیسے یسئلونک (وہ آپ سے سوال کرتے ہیں) مگر ڈاکٹر اطہر محمد اشرف کا کام خوب تر ہے یعنی حرف قل جو کہ حرف خطاب ہے قرآن میں کتنی بار استعمال ہوا ہے اسکے مخاطب صرف رسول اکرم ﷺ ہیں یا کوئی اور بھی ہیں؟ نیز حرف قل کا ما لہ وما علیہ کیا ہے یہ سب کچھ جاننے کے لیے کتاب آپ ﷺ فرما دیجیے کا مطالعہ ضروری ہے۔

ڈاکٹر اطہر محمد اشرف جو قبل ازیں "قرآن کا مختصر اشاریہ" پر کام کر چکے ہیں نے انتہائی عرق ریزی سے اس عنوان پر کام کیا ہے اور ہر قل کو اس کے موضوع کے مطابق عنوان دے کر ترتیب دیا ہے اس طرح ۳۳ عنوانات قائم کر کے پھر ہر باب میں انکی فروعات کو سیاق وسباق کے ساتھ درج کیا ہے جو کہ اس فن کے تابع ہیں قرآن مجید میں مجموعی طور پر ۳۰۶ آیتوں میں ۳۳۲ مرتبہ حرف قل آیا ہے، کچھ آیتوں میں دو یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی قل آیا ہے جیسے سورۂ رعد کی آیت ۱۶ میں قل پانچ مرتبہ آیا ہے۔ سورۂ انعام کی آیت ۱۹ میں چار مرتبہ آیا ہے جبکہ ۱۹ مختلف آیتوں میں حرف قل دو دو مرتبہ آیا ہے۔

البتہ ایسی آیتوں کو اس میں شامل نہیں کیا گیا جن میں قل کے مخاطب حضور اکرم ﷺ نہیں ہیں یا وہ کسی اور حوالے سے ہے جیسے سورۂ مؤمنون کی آیت ۲۸ اور ۲۹ کے مخاطب حضرت نوح علیہ السلام ہیں، سورۂ نازعات کی آیت ۱۸ میں قل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے کے لیے ہے یا وہ دو آیتیں کہ جن میں قل والدین کے لیے دعا کرنے کے لئے ہے جبکہ ایک آیت میں قل صرف سائل کو جواب دینے کے لئے ہے۔ اس طرح یہ چھ آیتیں اس ۳۰۶ کے مجموعہ میں شامل نہیں ہیں۔ یعنی صرف ۳۰۰ آیتوں میں قل کے مخاطب حضور اکرم ﷺ ہیں کہ اے رسول ﷺ آپ فرما دیجیے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں حضور اکرم ﷺ کو خوشخبری سنانے یا ڈر سنانے کا کہا گیا ہے وہ آیات بھی اس میں شامل ہیں بقول مصنف کیونکہ یہ بھی کہہ دینے کی ہی دوسری شکل ہے۔ اسی طرح مضمون کی توضیح کے لئے موضوع سے متعلق دوسری آیات بھی اس میں شامل کر کے قاری کی تشفی کا سامان کیا گیا ہے۔ بہر حال خدمت قرآن کے حوالے سے اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جو کہ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور پیش لفظ کے بعد ڈاکٹر محمد شکیل اوج، شیخ الحدیث شبیر احمد انور آبادی، ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی اور سید یوسف فضل کی تقاریظ سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے امید ہے قارئین اس کتاب کو ضرور پسند کریں گے۔

مرد حضرات کی یہ انتہائی خود غرضی ہے کہ وہ جس چیز کو اپنے لیے جوہر سمجھتے ہیں اسی کو عورت کے لئے سم قاتل سمجھتے ہیں جبکہ زہر، زہر ہے۔ زہر کا صحیح استعمال بھی مردہ دل کو بھی زندہ کر دیتا ہے اور اس کا غلط استعمال زندہ کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے، اس حقیقت کے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نوع انسانی کے وجود وبقاء کے لئے مرد وعورت لازم وملزوم ہیں۔ اور فطرت کے محتاج و مستفیض ہونے میں برابر کے شریک ہیں، پھر ان دو پہیوں میں سے ایک کو اشرف وافضل سمجھنا اور دوسرے کو ادنیٰ وارذل قرار دینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟